باب۔72

توبہ

☆ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔

ترجمہ: مگر جنھوں نے اس کے بعد توبہ کرلی اور اپنی اصلاح کرلی تو بیشک اللہ غفور ورحیم بھی ہے (دامن رحمت میں چھپالینے والا بھی ہے)۔(سورۃ آل عمران: آیت89)

☆ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا۔

توبہ: اورتوبہ ان لوگوں کے لیے نہیں ہے جو بُرے کام کیے چلے جاتے ہیں(گناہ پر گناہ کرتے ہیں) یہاں تک کہ جب ان کو مَوت آجاتی ہے تو کہتے ہیں، میں نے اب توبہ کرلی، اور نہ ان لوگوں کے لیے(یہ توبہ) ہے جو مرتے ہیں تو کافر مرتے ہیں۔ ہم نے ان لوگوں کے لیے رنج والم کا عذاب تیار رکھاہے۔(سورۃ النسآء: آیت18)

صاحبو! توبہ کیاہے؟۔۔۔ گزشتہ غلطیوں پر نادم ہونا، اور آئندہ کے لیے عزم بالجزم کرنا کہ عقائد اور اعمال میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت نہ کروں گا۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو، تو وہ توبہ ہے نہ راہ یابی،(finding the right path) ۔۔۔ یاد رکھو کہ گناہ کرنے کے بعد توبہ کے وقت جو ندامت و شرمندگی پیدا ہوتی ہے، اور دل میں جو شکستگی یاdejection کی سی کیفیت آتی ہے دراصل وہی بہت بڑی چیز ہے جو گناہوں کو دھو دیتی ہے۔ اور توبہ اسی حکمت پر قائم ہے۔

ہمارے پاس توبہ سے گناہ معاف ہوسکتے ہیں۔ شفاعتِ انبیاء و اولیاء سے بھی معافی حاصل ہوسکتی ہے۔ ت وبہ، یعنی ماضی پر ندامت اور مستقبل میں احکامِ الٰہی پر استقامت، نہایت اہم بات ہے۔ دیکھو! جسم میں اعضائے ظاہری کے ساتھ ساتھ، دل اور روح بھی موجود ہے۔ ظاہر ہے جب متضاد قوتیں کام کرتی ہوں تو غالب

کا اثر نمایاں ہو گا اور مغلوب کا نمایاں نہ ہو گا۔ لہٰذا توبہ کا اثر گناہوں کو ڈھانک لے گا، مٹا دے گا، نیکی سے مبدل کرا دے گا۔ یہ سب توبہ کی قوت پر منحصر ہے۔ ہمارے پاس شفاعت کا مسئلہ بھی حق ہے۔ گناہ گار، شفاعت کرنے والے سے اَلْحُبُّ فِی اللہِ یعنی اللہ واسطے کی محبت رکھتا ہے۔ کیا یہ قلبی فعل نہیں؟ کیا یہ محبت بے اثر رہے گی؟ --- ہر گز نہیں۔ یقیناً شفاعت بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دیگر اولیائے کرام سے ظاہر ہو گی۔ اور بالآخر اللہ سے اس کی رحمت بن کر نمایاں ہو گی۔

دیکھو! جب بندہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ بھی اپنی رحمت کے ساتھ اس کی طرف رجوع فرماتا ہے۔ توبہ سے اور کیا کیا ہوتا ہے؟ (1) مغفرت (forgiveness): گناہوں کو ڈھانک لینا اور آئندہ گناہوں کو چھپا لینا کہ اس تک پہنچ ہی نہ سکیں۔ (2) عفو (blot out): گناہوں کا نام و نشان مٹا دینا۔ مغفرت کے معنی ہیں گناہوں کو چھپا دینا اور عفو کے معنی یہ ہیں کہ گناہوں کو مٹا ہی دیں کہ داغ دھبہ نہ رہے۔ سورۃ الشوریٰ کی آیت 25 میں اللہ فرماتا ہے، وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ، اور وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور برائیوں کو مٹا دیتا ہے۔ (3) تبدیل (exchange): گناہوں کو نیکیوں سے بدل دینا۔ سورۃ الفرقان کی آیت 70 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، فَأُولَـٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّـهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ، یعنی، پھر اللہ بدل دے گا ان کے گناہوں کو نیکیوں سے ---۔ مگر یہ سب، حقوق اللہ میں ہے۔ حقوق العباد کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرماتا۔ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ بندہ کا دل بہت چھوٹا ہے۔ اس کا معاف کرنا مشکل ہے۔ مگر جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف پوری طور سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بخشنے کے لیے یہ صورت نکالتا ہے کہ جنت کا ایک مقام دکھایا جائے گا۔ جس بندہ کا حق نکلتا ہے وہ پوچھے گا، " خدایا! یہ کس کا مقام ہے "؟ اللہ فرمائے گا یہ اس کا مقام ہے جو اپنے بھائی کے گناہ معاف کر دے۔ بندہ کہے گا " میں نے معاف کیا " اور اس کو وہ مقام عطا کر دیا جائے گا۔ اور اللہ اپنے فضل و کرم سے اس گنہگار بھائی کو بھی وہی مقام عطا کر دے گا۔

صاحبو! گناہ اور اس پر اصرار، بہت ہی بُری بات ہے۔ ہم بشر ہیں، بہ شر ہیں، شر ہمارے ساتھ لگا ہوا ہے۔ توبہ کرو۔ جس نے تمھارے دادا آدمؑ کی توبہ قبول کی، تمھاری توبہ کو بھی قبول کر لے گا۔ تم اس سے منہ موڑو گے تو وہ بھی تم سے منہ موڑ لے گا۔ یاد رکھو گناہوں پر شرمندگی، لازمۂ بندگی ہے۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی- پارہ 1 صفحہ 46 پارہ 3 صفحہ 142، 143 پارہ 4 صفحہ 134 تا 137، پارہ 16 صفحہ 129، 130 پارہ 19 صفحہ 24، 25 پارہ 26 صفحہ 62، 63 اور کتابچہ نظام العمل فقراء صفحہ 9 تا 11 مولفہ حسرتؒ }